


# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲ | مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد ۲۴


## دستورالعمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... ... ... عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ... ... عاص
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عاص
ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

## ایڈیٹوریل

### آہ میں کس کو دیکھوں

ایک مصیبت زدہ لڑکی کی جان کندنی کے وقت بار بار یہہ کلمہ مُنہہ سے نکلتا تھا کہ میں کس کو دیکھوں اس لڑکی کے ماں باپ خدا کی ہستی کے منکر تھے اپنی لڑکی کو ہمیشہ یہہ تعلیم دیتے تھے کہ خدا کا نام کبھی اپنی زبان سے نہ لینا اور نہ کبھی ایسے مجمع میں جانا جہاں اس نام کا تذکرہ ہو خدا کوئی شئی نہیں اور نہ اُس کی ہستی کا کوئی وجود ہے بے دانش لوگوں نے ایک وہمی خدا تصور کر لیا ہے۔ جب یہہ لڑکی ۱۴ سال کی عمر کی ہوئی تو اچانک والدین یکے بعد دیگرے راہی ملک عدم کے ہوئے اور لڑکی کو اپنی جدائی کے غم میں یتیم چھوڑ گئے دو ماہ بعد یہہ لڑکی بھی بیمار ہوئی اور قریب چھہ ماہ کے بیمار رہی صدہا علاج کیا پر ایک بھی مفید نہ ٹھہرا اور آخر کار جب زندگی کے دن پورے ہو چکے اور موت نزدیک آئی تو بڑی حیرت کے ساتھ اپنے میٹھے لبوں سے یہہ کلمہ نکالتی تھی ”آہ میں کس کو دیکھوں“ لڑکی اپنی تنہائی و عزیزوں کی جدائی سے از حد مایوس تھی مصیبت کے وقت کوئی یار و آشنا پاس نہ دیکھتی تو حسرت زدہ ہو کر بول اُٹھتی کہ ”آہ میں کسکو دیکھوں“ اُس کے پڑوس میں ایک بیوہ مسیحی عورت رہتی تھی جو اس لڑکی کو اُس کی حسن و خوبی کی وجہہ سے بہت پیار کرتی تھی صدہا مرتبہ اُس نے چاہا کہ اُس لڑکی سے دوستی پیدا کر کے اُس کی قیمتی روح کو بچا لے پر اُس کے والدین کے خوف اور اپنی غریبی کی وجہہ سے مدعا دلی تک نہ پہنچ سکی اچانک ایک رات جب اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی خدا کا کلام پڑھ رہی تھی تو لڑکی کی درد ناک آواز متواتر اُس کے کانوں میں پہنچی کہ کس کو دیکھوں جسکے سننے سے عورت کا دل بھر آیا اور فوراً اپنے کمرے سے نکلکر لڑکی کے دروازہ پر پہنچی اور آواز دی کہ خدا نے مجھے تمہارے دیکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ دروازہ کھولو کہ میں اندر آؤں لڑکی کمزوری کی وجہہ سے اُٹھ نہ سکی اور آہستہ سے یہہ جواب دیا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اندر آجاؤ۔ پس عورت نے حسب خواہ جواب سُن کر دروازہ کھولا اور چُپ چاپ اُس کے پلنگ کے نزدیک جا بیٹھی اور طرح طرح ہمدردی و محبت کے ساتھ بات چیت کرنے لگی اپنی اثنائے گفتگو میں لڑکی سے کہا کہ تم کیوں نا اُمیدی سے ایسا کلمہ مُنہہ سے نکالتی ہو کیا تم نے کبھی خداوند یسوع مسیح کا نام سُنا اور انجیل مقدس کو پڑھا ہے جس میں نا اُمیدوں کے لئے کامل اُمید و دردمندوں کے لئے پوری تسلی پائی جاتی ہے لڑکی مسکرا کر بولی تم خود جانتی ہو کہ اب انجیل پڑھنے کی طاقت و فرصت نہیں پس عورت نے اپنی بیبل کو کھولکر پہلے داؤد نبی کے

زبور سے اُس مقام کو سُنایا کہ میرے ماں باپ مجھے چھوڑ گئے پر خداوند نے میری تربیت کی اور پھر یوحنا کی انجیل کا ۱۱واں باب پورا پڑھکر سُنایا اور خداوند مسیح کے بے حد پیار کی بہت بات چیت کی اور لڑکی سے صاف صاف کہا کہ تم کیوں کہتی ہو کہ میں کسکو دیکھوں میرا خداوند مسیح زمانہ کے آخر تک ہر روز اپنے لوگوں کے ساتھ ہی اگر تم اُسپر ایمان لاؤ اور اُسے دل سے پیار کرو تو پوری تسلی پاؤگی ✚ کیونکہ وہ تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے گنہگاروں کو اپنے پاس بلاتا اور حقیقی آرام دینے کا وعدہ کرتا ہی چونکہ لڑکی دانشمند تھی اور اُسکو ایسی باتوں کے سُننے کا کبھی موقع نہ ملا تھا پس بڑے اشتیاق سے خدا کے کلام کی باتیں سُنتی رہی اور جب پاک روح کی قدرت سے خدا کے کلام کی پوری تاثیر اُسکے دل میں ہوئی تو عورت کی طرف مخاطب ہو کر بولی اِس بہن کے وقت مجھے ایسے ہی دلی دوست کے دیکھنے کی آرزو تھی۔ میں خداوند مسیح کو پیار کرتی ہوں پیاسی ہوں تھوڑا پانی دو۔ عورت دوڑکر ایک گلاس پانی کا لائی اور اُسے پلانے لگی۔ قریب دو گھونٹ کے اُسنے پیا اور بس کہکر خاموش سو رہی اور پھر نہ جاگی ✚

کیا ہی راحت بخش خوشنما ہی گمشدہ روح کی بچانیکے لیئے مسیحی کا ٹروس ✚

## مسیحیوں کی ترقی

خدا کے فضل سے ہندوستانی مسیحیوں کی جماعت روز بروز بڑھتی جاتی ہی اور ہر قسم اور درجہ کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان کی موجودہ حالت کے مطابق اِس میں روز بروز بڑھنے والی جماعت کے لئے روزگار یا نوکری کا ملنا مشکل بلکہ محال نظر آتا ہی موجودہ صورت کے مطابق مسیحی سوسائٹی نہایت نازک حالت میں ہی کیونکہ انگریزی سوسائٹی کے تعلق میں آکر اُسنے بہت کچھ انگریزی طریقہ رہائش کو اختیار کرلیا ہی جبکہ اِس طریقۂ رہائش کے مطابق زندگی بسر کرنیکو روپیہ موجود نہیں۔ ہمارے سچے خیر خواہوں اور ہمدردوں نے ہندوستانی مسیحیوں کی ترقی کیلئے جہانتک ہو سکا کیا ہی اور کرتے جاتے ہیں کئی دفعہ یہہ تجویز بھی کیگئی کہ کوئی ایسا کارخانہ کھولا جاوے کہ جس میں ہندوستانی مسیحیوں کو صنعت اور حرفت کاری سکھلائی جاوے اور نیز اُنکو جنکو کوئی کام نہیں ملتا کام دیا جاوے۔

ہم خوشی سے اِس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اِس قسم کی ایک نئی سوسائٹی قایم کیگئی ہی اور اُسکے بانی عموماً ایسے شخص ہیں جو ایسے کاموں میں تجربہ کار ہیں اور اُنکے پاس اسقدر سرمایہ بھی موجود ہی کہ جس سے امید کیجا سکتی ہی کہ ہر ایک کام میں نہ صرف وہ خود فائدہ اُٹھاوینگے بلکہ حرفت کاری کے کام کو بھی ترقی دینگے۔ اُس سوسائٹی کے مقاصد یہہ ہیں ✚

(۱) حرفتکاری کے مشن کیلئے ضروری فنڈ کو بڑھانا ✚

(۲) ہندوستانی مسیحیوں کیلئے نوکری تلاش کرنا ✚

(۳) ہندوستانی مسیحی جوانوں کے حرفت کاری کی تعلیم کا انتظام کرنا ✚

(۴) اُس گہرے رشتے کی مثال دکھلانا جو مسیحی زندگی اور دیانتداری کی محنت میں پایا جاتا ہی ✚

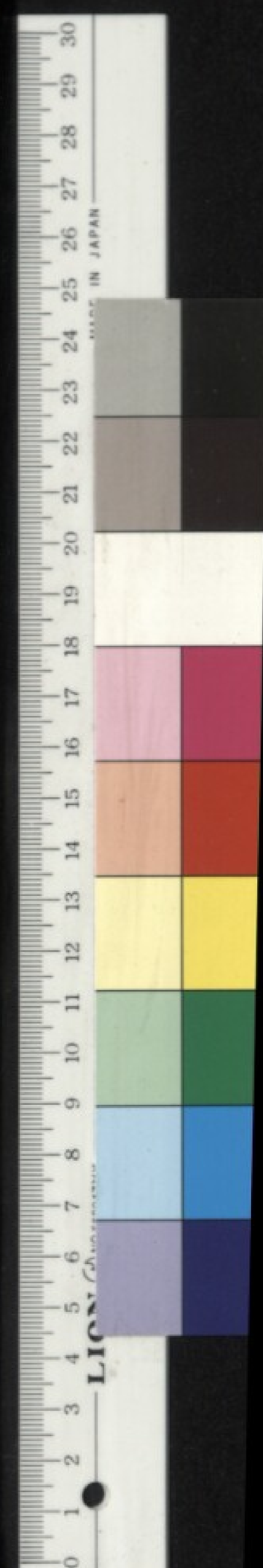
یہہ سوسائٹی خاصکر اِس مقصد سے قایم کیگئی ہی کہ مشنری سوسائٹی کی مددگار ہووے ✚

جو صاحب اِسکی نسبت مفصل دریافت کرنا چاہیں وہ ایچ۔ ڈبلیو۔ فرائی اسکوائر جنرل پوسٹ آفس بمبئی سے لکھکر دریافت کرسکتے ہیں ✚

## ہلال اور صلیب

ہمارے۔ لوکل محمدی ہمعصر نے ہمارے اُس آرٹیکل کے جواب میں جو ہم نے اُسکے ۱۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کے مضمون۔ بعنوان "ہلال اور صلیب" کے جواب میں لکھا تھا ایک نوٹ دیا ہی جس میں اُسنے ہمارے سارے آرٹیکل کو ہضم کرکے صرف اُس کے آخری سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہی۔ اُس میں وہ کہتا ہی کہ ہندوستان میں بھی آرمینین کمیٹی ہی اور اُسکی زبردست شاخ کلکتہ میں موجود ہی۔ آرمینین لوگ جہانگیر بادشاہ کے زمانے سے ہندوستان میں آباد ہیں۔ اپنے ہمعصر کے اِس جواب کو پڑھکر ہمیں کہنا ہی پڑتا ہی کہ انہوں نے ہمارے آرٹیکل کو اپنے دل کی آنکھیں کھولکر نہیں پڑھا معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت وہ ہمارا آرٹیکل پڑھ رہے ہونگے شاید اُنکے دل کے خیالات کسی اَور طرف ہونگے یہی سبب ہی کہ وہ سارے مضمون کو تو نگل گئے اور صرف آخری سطروں کے پڑھتے وقت اُنکو کچھ ہوش آیا مگر اُسوقت بھی تعصب اور مذہبی پاسداری نے سچائی کو ظاہر کرنے نہیں دیا۔ ہمنے کب کہا کہ تمام دنیا میں آرمینین مسیحی نہیں رہتے ہیں مگر ہم نے آپکے اِس کہنے پر اعتراض کیا تھا کہ آرمینیا کا فساد اور ایشیا کوچک میں جو جا بجا بلوہ ہو رہا ہی یہہ سب کارروائیاں آرمینین کمیٹی کی ہیں جنکی شاخیں تمام ممالک میں ہیں۔ اگر ہر ایک ملک میں آرمینین مسیحیوں کے ہونیسے آپ نے فرض کرلیا کہ ہر ایک ملک میں آرمینین کمیٹیاں موجود ہیں جنکے سبب سے آرمینیا کے مسیحی لوگ بلوہ اور فساد پر آمادہ ہوئے ہیں تو پھر یہہ کہنا بھی درست نہ ہوگا کہ ہر ایک ملک میں کم و بیش ترک لوگ بھی پائے جاتے ہیں اسلیے ہر ایک ملک میں ترکوں کی کمیٹیاں بھی موجود ہیں جو قوم کی مسلمان رعایا کو اکساتے ہیں کہ آرمینین مسیحیوں پر ظلم کریں ✚

اپنے نوٹ کے آخر میں ہمارے ہمعصر نے نور افشاں کو طنزاً کہا ہی کہ اُسکے لیے یہی بہتر ہی کہ جنگل کے متعلق گیدڑ اور خرگوش کی کہانیاں لکھتا رہے اور پولٹکس میں دخل نہ دے ہم اپنے ہمعصر کی طنز کی تو کچھ پرواہ نہیں کرتے کیونکہ تاریکی کے فرزند نور کے فرزندوں کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں مگر ہم اپنے ہمعصر کو یقین دلاتے ہیں کہ نور افشاں کی گیدڑ اور خرگوش کی کہانیاں آپکے پولٹکس کے اعلےٰ سے اعلےٰ آرٹیکلوں کی نسبت بھی لوگوں کی اخلاقی حالت کو سدھارنے اور گورنمنٹ کی وفادار رعایا بنانے اور سرکار سے اپنے حقوق کے حاصل کرنے کے لئے زیادہ مفید اور کارآمد ہوتی ہیں ✚



ہم اپنے محمدی ہمعصر سے یہہ بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے مُنہہ میاں مٹھو بننے کی کوشش نہ کریں کیونکہ اگر اُن کو تمام دنیا کی تواریخ کا علم ہے جس کا نورافشاں کے اڈیٹر کو نہیں ہے اور جس کا نورافشاں کا اڈیٹر اپنے مُنہہ میاں مٹھو بنکر کبھی دعویٰ بھی نہیں کرتا تو وہ سورج کی طرح اپنے علم کی کرنوں سے ہمارے ملک کے باشندوں اور خاصکر محمدی بھائیوں کو جواب تک اندھیرے میں ہیں روشن کریں اور بتلادیں کہ یورپ اور امریکہ کی ترقی کا اصل سبب کیا ہے؟

اگر آپ تواریخ کے علم سے واقف ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ آپ بھی اُس مسیح مصلوب کو کہ جس کو قبول کرکے یورپ و امریکہ کے لوگوں نے اس قدر عروج کیا ہے قبول کرکے ویسی ہی ترقی کر سکتے ہیں جیسا کہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں نے کی ہے +

بقیہ

# ترجمہ ٹرایڈ بائی فائر

مصنفہ

پادری - ایف - بی - مائر - بی اے

## نمبر ۲

سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۵۱ جلد ۱۴ مطبوعہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۵ء

ستایش کا کلمہ - جس سے یہہ آیات شروع ہوتی ہیں نہایت ہی موزون ہے "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک ہو" +

ہم یہاں اُس کے کثرت سے رحم کرنے کا بیان کرتے ہیں رحم اس میں کہ اس نے اپنا بیٹا مرنے اور پھر جی اُٹھنے کے لئے دیا رحم اس میں کہ اُس نے ہمکو وہ درجہ دیا ہے کہ جس کے لئے فرشتے بھی خواہشمند ہیں کیونکہ ہم بیٹے ہیں اور اس لئے وارث بھی - رحم اس میں کہ وہ ہم جیسے نالایقوں کی میراث ہونا چاہتا ہے - رحم اسمیں ہے کہ اُس نے ہمکو ایسی مضبوط تسلی اور قایم لنگر دیا ہے - آہ! یہہ کیسا بے بیان اور لامحدود رحم ہے! آؤ ہم اُس کے لئے یسوع مسیح کے باپ اور اُس میں ہوکے اپنے باپ کو مبارک کہیں - اُسی کی ستایش ہو! اُسی کی ستایش ہو!

صرف سُنی سُنائی روحانی باتوں کا ذکر ٹھنڈا اور مُردہ سا معلوم ہوتا ہے لیکن وہ جنہوں نے اِن باتوں کو اپنا بنالیا ہے اور تجربہ سے اُن کا بیان کرتے ہیں اُن کے دل ایک ایک وقت ایسی خوشی سے بھرجاتے ہیں کہ وہ ستایش اور تعریف کرنے لگ جاتے ہیں - یہہ ایسی میراث ہے کہ جب صرف اس کا خیال اور اُمید ہمارے بڑے سے بڑے رنج کو میٹھا کردینے کے قابل ہے تو پھر اُس کا پورے طور سے حاصل کرلینا کیسا کچھ نہ ہوگا +

بقیہ

## نمبر ۳

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۵۲)

(۲) تواریخ میں اُس کی طاقت پر غور کرو - باوجود انسان کی بگڑی ہوئی اور باغی مرضی کے آزاد کاموں کے اُس نے اپنی تجویزوں کو پورا کیا ہے اور ایسے نتیجے حاصل کئے ہیں جو اُس نے ازل سے ٹھہرائے تھے اور بطور نمونہ کے اسرائیلی قوم آج تک موجود ہے جو تمام فرقوں میں تتر بتر ہے مگر کسی میں مل نہیں گئی بلکہ جدا اور اکیلی نظر آتی ہے تو اُس کے لئے کیا آسان ہے کہ وہ اپنی کلیسیا کی محافظت کرے جس میں وہ لوگ شامل ہیں جو اُس کی مرضی کو جاننے اور پورا کرنے کے لئے بہت مشتاق ہیں (یرمیاہ ۳۳ باب ۲۵ و ۲۶) +

(۳) ہمارے خداوند کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے میں اُس کی طاقت پر غور کرو - اُس نے اُس کو مردوں میں سے اُٹھایا اور تمام مخلوق چیزوں - حکومتوں اور طاقتوں سے بڑھادیا یہاں تک کہ مسیح کا جلالی لیکن انسانی جسم ابدالآباد کے تخت پر جا پہنچا جہاں کہ پہلے کوئی مخلوق چیز نہیں پہنچی تھی - نہیں بلکہ زیادہ اُس کو اُٹھانے میں باپ نے ہمکو بھی اُس میں اُٹھایا اور رسول ہمکو بتلاتا ہے کہ وہی طاقت جس نے مسیح کو قبر سے اُٹھا کر تخت تک پہنچایا کمزور سے کمزور ایماندار تک بھی پہنچتی ہے تا کہ اُس کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچادیوے - اور درحقیقت ایسی طاقت ہماری سب سے بڑی ضرورت کے لایق ہے (افسی ۱ : ۱۹ و ۲۰)

(۴) مسیح کی انسانی زندگی میں اِس طاقت پر غور کرو - وہ بیابان اور گتسمنی میں شیطان سے ملا اس جہان کے سردار نے خدا کے بیٹے کے ساتھ کئی دفعہ جنگ آزمائی کی لیکن ہمیشہ شکست ہی کھائی اُس کے سپاہی اُن روحوں سے کہ جن میں وہ داخل ہوگئے تھے نکالے گئے وہ خود بجلی کی طرح آسمان سے گرا اُس کا سر کچلا گیا اُس کی بڑی اور جال میں پھنسانے والی دُنیا مغلوب ہوگئی اُس کی کوشش کہ نجات دہندہ قبر میں رہے - ایسی ناکامیاب ہوئی کہ جیسے کوئی آدمی مکڑی کے جال کو جو اُس کے رستے میں پھیلا ہوا ہے توڑ دیتا ہے - اور جو کچھ مسیح نے اپنے لئے کیا وہ اپنے ہر ایک بندے کے لئے بھی کرنا چاہتا ہے اور اُن میں سے ہر ایک میں اُن فتحیابیوں اور کامیابیوں کو دوہرانا چاہتا ہے جو اُس نے زمین پر اپنی زندگی میں حاصل کی ہیں -

(۵) استبالی لکھنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کی طاقت روح القدس سے ظاہر ہوتی ہو - وہ ہماری باطنی انسانیت میں رہتی ہے اور اپنی عجیب طاقت کو عمل میں لاتی ہے وہ خود دکھلائی نہیں دیتی اور ہمارے تمام خیال کو خداوند یسوع مسیح پر لگاتی ہے جیسا کہ روشنی کبھی کبھی کسی خوبصورت چہرہ پر ایسے طور سے ڈالی جاتی ہے کہ دیکھنے والے کی ساری توجہ اُس طرف کھینچ جاتی ہے اور یہہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ اگرچہ روح اندرونی جنگ کا بوجھ خود اُٹھالیتی ہے تو بھی مسیح ایماندار پر ایسا تصرف کرلیتا ہے کہ اس لڑائی میں ایماندار مسیح سے دعا مانگتا رہتا اور اُس کا نام بطور فتح کے طلسم کے آہستہ آہستہ لیتا رہتا ہے تاہم کچھ ضرورت نہیں ہے کہ ہم اُس کا امتیاز کریں جبکہ وہ ایک ہی میں

# مراسلات

## مسیحی میلہ سہارنپور

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ اِس مسیحی میلے کی فراہم ہونے کی خبر کئی ہفتہ پیشتر سے دی گئی تھی۔ اور اس کا پروگرام بھی شایع ہو چکا تھا۔ چنانچہ تاریخ مقررہ یعنے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء کو یہہ میلہ بمقام سہارنپور جمع ہوا۔ اور بڑی رونق کے ساتھہ ۲۷ و ۲۸ اور ۲۹ تاریخوں میں ایک عمدہ خوشی بخش میلہ رہا جس کی کیفیت اب بہ ناظرین کرکے اُمید رکھتا ہوں کہ جس طرح پر میلے کے شریکوں کو فایدہ پہنچا اُسی طرح سے اِس بیان کے پڑھنے والوں کو جو اس موقعہ پر وہاں حاضر نہ ہو سکے فایدہ پہنچے گا۔ شاید میلے کا نام سنکر کوئی یہہ خیال کرے کہ یہہ میلہ مثل اِن میلوں کے ہوگا جو اس ملک میں اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہہ میلہ حقیقت میں ایک روحانی لوگوں کا پاک اجتمع تھا یا یوں کہو کہ سنتوں کا اکٹھہ تھا جس میں خدا کے لوگوں نے جن کو پرماتما نے اپنی پوتر آتما سے روشن اور منوّر کیا ہوا اپنی روشنی الٰہی دادکی جھلک روحانی اور نورانی اعلیٰ لیاقتوں کا اظہار کیا۔ اور روحانی آگ جو اُن کے دلوں میں شعلہ زن تھی بخوبی عمدگی کے ساتھہ اوروں کے دلوں میں سلگائی گئی۔ اور خاص طور سے روح القدس کی الٰہی تاثیر بہتوں کے دلوں پر صاف صاف ظاہر اور آشکار ہوتی تھی۔ میلے کے اکثر شریکوں کی زبان سے بے تکلف یہہ نکلتا تھا کہ سچ مچ خدا کی روح ہمارے ساتھہ کلام کر رہی ہے اور خدا اپنے بندوں کی زبانی خود بول رہا ہے۔ اور حقیقت میں ایسا ہی تھا۔ کاشکہ ایسا میلہ ہر سال ہوا کرے۔

اس میلے میں صرف لودیانہ پریسبٹیری کے متعلق کام کرنے والوں کی خاص طور سے دعوت تھی۔ اور عام طور سے ہر ایک مسیحی اس میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا تھا لیکن بہت لوگ جیسا کہ اُمید کی گئی تھی حاضر نہ ہوئے۔ اور بعض بعض مقامات سے کوئی بھی نہیں آیا۔ دیسی مسیحیوں کی مہمان نوازی بابو کملن صاحب کے سپرد تھی جنہوں نے بڑی محنت و کوشش کے ساتھہ ہر صورت سے سب کی خاطرداری کی اور وقت پر کھانا کھلوایا تین دنوں میں جو کچھہ اس میلے میں ہوا علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں تاکہ مفصل حال ناظرین نور افشاں کو معلوم ہو۔

## میلے کا پہلا دِن

بعض لوگ ۲۶ دسمبر کی رات کو آگئے تھے۔ اور بہت سے لوگ ۲۷ کی صبح کو آگئے اور ۸ بجے صبح کو سہارنپور کے گرجہ گھر میں سب جمع ہوئے۔ اور جناب پادری جے جے لوکس صاحب میر مجلس ہوئے۔ جنہوں نے دُعا کے ساتھہ اِس میلے کو شروع کیا اور میلے کے فراہم کرنے کی غرض بیان کی۔ پیشتر ہی تمام مسیحیوں سے عرض کی گئی تھی کہ اس میلے کے فراہم ہونے سے پہلے دُعا مانگیں کہ خدا اُن نعمتوں کو جن کی مسیحیوں کو اشد ضرورت ہے روح القدس کے انعام کے عطا کرنے سے پورا کرے اس دُعا میں تین عرضیں تھیں جو میلے کا پہلا کام تھا۔ ۱ اوّل۔ یہہ مانگنا کہ جتنے حاضرین اب تک سرِ نو پیدا نہیں ہوئے اس جلسہ میں نئی پیدایش پاویں۔ دوئم۔ یہہ مانگنا کہ ہر مسیحی روح سے بھر جائے۔ سوئم۔ یہہ مانگنا کہ مسیح کی خاص خدمت کے لئے بہتیرے اور مسوح اور مخصوص کئے جاویں۔ پہلے میر مجلس صاحب نے پاک کلام میں سے دو مقامات میں سے چند آیتیں چنیں اور سرِ نو پیدا ہونے کی نسبت عمدہ نصیحت دی۔ اور اُس کے بعد دعا کی گئی۔ اور گیت گایا گیا۔ اور پھر گفتگو کا موقع دیا گیا۔ اور چند ایک صاحبان نے سرِ نو پیدا ہونے کی ضرورت کی نسبت عمدہ تقریریں کیں اور پھر اُس کے لئے کئی ایک صاحبان نے پے در پے دعائیں مانگیں۔ اور جو دعائیں کی گئیں سو دل کے جوش و خروش کے ساتھہ ہوئیں۔ اور گیت گایا گیا۔ میر مجلس صاحب کچھہ تھوڑا سا بیان فرماتے تھے اور بعد اس کے خاموش دُعا کے لئے وقت دیتے تھے جو ہر ایک حاضرین دل ہی دل میں دو تین منٹ اس ایک نعمت کے لئے دوزانو ہو کر دعا کرتا تھا۔ اور ہر ایک کے دل کی یہہ ہی خواہش تھی کہ سب نئی پیدایش کی نعمت سے معمور ہوں۔ اور تمام مجمع ہم آواز ہو کر خدا کی حمد و ثنا کا گیت گاتا تھا۔

پھر دوسری عرض پیش کی گئی اور اُس کے لئے دُعا ہونے لگی پاک کلام کی آیتیں جن میں روح سے بھر جانے کی تحریک ہے پڑھی اور سنائیں گئیں اور پھر دُعا کی گئی اور پھر خاموش دُعا کی گئی اور پھر چند ایک صاحبان نے اس پر کچھہ تھوڑی تھوڑی تقریریں کیں اور پھر کئی ایک نے اُس کے لئے پُرجوش دُعائیں مانگیں۔ اور گیت گایا گیا۔

پھر تیسری عرض پیش کی گئی اور اُس کے لئے دعا کی گئی۔ اور کئی ایک صاحبان نے اس پر مختصر سا کلام کیا اور گیت گایا گیا۔ اور بعد دعا و برکت کے جلسہ برخاست ہوا۔

ساڑھے گیارہ بجے پھر گرجہ گھر میں فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ "تم روح سے بھر جاؤ" اور اُس کے ساتھہ ایک سوال بھی تھا کہ "یہہ کب اور کیونکر ہو سکتا ہے۔؟" میر مجلس صاحب نے پاک کلام کی چند آیتیں پڑھ کر سنائیں اور مختصر تقریر کی اور بعد اس کے دعا مانگی اور گیت گانے کے بعد گفتگو کا موقع دیا گیا۔ اس پر ایک صاحب نے ایک مثال دیکر دکھایا کہ اگر روح سے کوئی بھرجانا چاہے تو ضرور ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور سب آلایشوں سے خالی کرے۔ اور صاحب نے ایک گلاس میں ایک نرم بھونے والا کپڑا ڈال دیا جس کے اندر کانٹے روڑے اور کوئلے وغیرہ ڈالے اور پھر ایک ہاتھ میں سراہی پکڑ کر اور دوسرے میں گلاس پکڑ کر فرمانے لگے کہ اس کو اگر کسی چیز سے بھرنا چاہو تو بالکل نہ بھرے گا کیونکہ اس میں کسی دوسری چیز کی







گنجایش نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ اس پھوٹنے والی چیز سے جس کے اندر الا بلا بھری ہوئی ہے بہتر ہے اور پھوٹنے والی چیز کو انسان کے غرور سے نسبت دی جو حقیقت میں درست ہے۔ پھر ایک صاحب نے شاگردوں کی روح سے بھرنے کا بیان کیا اور دُعا اُس کا ذریعہ بتلایا۔ پھر ایک صاحب نے خوش بیانی اور بڑی لیاقت سے جو حقیقتاً روح کی لیاقت تھی بیان کیا کہ یہہ فقرہ کہ "روح سے بھر جاؤ" ہدایت یا نصیحت نہیں ہے بلکہ یہہ ایک حکم ہے جو خدا کا حکم ہے ضرور ہے کہ ہم اس کو ایک حکم سمجھکر اُس کی تعمیل کریں۔ اور ضرور کریں پھر خاموش دعا کی گئی اور بعد اس کے کئی ایک صاحبان نے دعائیں مانگیں اور گیت گایا گیا۔ پھر اور گفتگو کا موقعہ دیا گیا۔ اور ایک صاحب نے بیان فرمایا کہ روح کا بھر جانا پہلے ہم سب کے لئے ضرور ہے اور جب خود بھر گئے تو پھر دوسروں تک اس روح کی تاثیر پہنچ سکتی ہے۔ پھر ایک صاحب نے بیان فرمایا کہ روح القدس کو ہم ایک شخص جانیں نہ کہ محض ایک تاثیر اور ضرور ہے کہ روح پاک جو الٰہی شخص ہے ہم پر اُترے اور ہمکو بناوے۔ پھر ایک صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ "یہہ کب اور کیونکر ہو سکتا ہے؟" فرمایا کہ "اب" اور "یکدل ہو کر دعا مانگنے سے" اور آپ ہی نے پُرجوش دُعا بھی کی پھر کئی صاحبان نے دعائیں مانگیں اور بعد اس کے گیت گا کر اور برکت مانگ کر جلسہ برخاست ہوا +

تین بجے پھر گرجہ گھر میں سب فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ "اگر کوئی سر نو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھہ سکتا۔" میر مجلس صاحب نے کلام ربانی کی چند آیتیں پڑھیں اور مختصر سی تقریر کی اور دُعا مانگی۔ پھر گیت گایا گیا اور بعد اس کے گفتگو کا موقع دیا گیا۔ یہہ نہایت سنجیدہ مضمون تھا اور تمام جماعت ایک نہایت غور و فکر کی حالت میں مستغرق معلوم ہوتی تھی گویا تمام ایک ہی خیال میں محو تھے بعض صاحبان نے سر نو پیدا ہونے کی ضرورت بیان کی اور بعض نے سر نو پیدا نہ ہونے والوں کی خوفناک حالت کا نقشہ باندہ کر دکھلایا۔ پھر میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ اگر بعض صاحبان اپنے سر نو پیدا ہونے کا تجربہ بیان کریں تو اس موقعہ پر بہتر ہوگا۔ اور سب سے پہلے اپنا تجربہ بیان کیا جو نہایت دلچسپ تھا۔ اور پھر ایک اور صاحب نے اپنا تجربہ بیان کیا اور یوں ہی کئی ایک نے بیان کیا اور بعد میں دعائیں کی گئیں اور گیت گایا گیا۔ اس کے بعد میر مجلس صاحب نے بڑے زور سے یعنے جوش دلی کے ساتھہ فرمایا اگر کوئی اس جلسہ میں اب تک سر نو پیدا نہیں ہوا ہے وہ اس مجمع کے روبرو آگے چلا آوے اور آج اُس کے لئے اس وقت ہم سب ملکر دعا مانگ سکتے ہیں کہ وہ اس وقت سر نو پیدا ہووے اور خدا کی اس بھاری بخشش کو لے لیوے۔ اور جماعت میں سے صرف ایکہی آدمی کھڑا ہوا اور اُس کے لئے دعا مانگی گئی۔ پھر میر مجلس صاحب نے پھر دُہرا کر وہی سوال کیا پر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ اور پھر اس برکت کے لئے خاموش دُعا کی گئی اور بعد میں کئی صاحبان نے دعائیں مانگیں۔ اور گیت گایا گیا۔ اور دعا اور برکت کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ رات کے وقت بہت دیر تک گیت اور بھجن گائے گئے +

## میلے کا دوسرا دن

۸ بجے صبح کو پھر گرجہ میں فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ "مبارک وہ جو خداوند کے کلام میں مگن رہتا ہے اور دن رات اس میں سوچا کرتا ہے۔" میر مجلس صاحب نے زبور میں سے چند آیتیں پڑھکر سنائیں۔ اور مختصراً اُس آدمی کے مبارک ہونے پر جو خداوند کے کلام میں مگن رہتا ہے اور اس میں دن رات سوچا کرتا ہے عمدہ نصیحت دی جو بہت فائدہ بخش تھی۔ پھر دُعا کی گئی اور گیت گایا اور بعد اس کے گفتگو کا موقعہ دیا گیا۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ کلام مقدس کے پڑھنے کی نسبت دیسی مسیحیوں کے لئے ایک آزمایش ہے کہ بعض کلام کو پڑھکر حفظ کر لیتے اور پھر اس کے پڑھنے کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور انگریز صاحبان کی نسبت بیان کیا کہ انگریزی زبان میں اکثر کتابیں ہیں جن کے پڑھنے کی طرف زیادہ لگ جاتے اور بائبل کو کم مطالعہ کرتے اور فرمایا کہ یہہ دونوں باتیں نہیں ہونی چاہئیں بلکہ خدا کے کلام کو روزمرہ پڑھنا چاہئے۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ کلام مقدس مثل ایک آئینے کے ہے جس میں دو تصویریں نظر آتی ہیں ایک اپنی اور دوسری خداوند یسوع مسیح کی سو اگر کلام کی تلاوت کریں تو جو اپنے میں نقص ہوں دیکھکر دوسری تصویر کے موافق جو محض بے نقص ہے اپنے آپ کو بنا سکتے ہیں۔ ایک صاحب نے ولایت کے دو ایک بزرگوں کا ذکر کیا جنہوں نے کلام کے پڑھنے سے بڑی بڑی نعمتیں اور برکتیں پائی تھیں۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ ایک صاحب ضعیف عمر تا بائبل کو پڑھتا رہا پر تو بھی اگرچہ اُس نے پورے ایک سو دفعہ بائبل کو پڑھا اور اقرار کیا کہا کہ بعض مقامات اس کو بالکل نئے معلوم ہوئے۔ یعنے جتنی دفعہ اس نے اس کو پڑھا اُتنا ہی نیا نیا بھید اُس کو معلوم ہوتا گیا۔ غرضیکہ بائبل مخزن اسرار ہے +

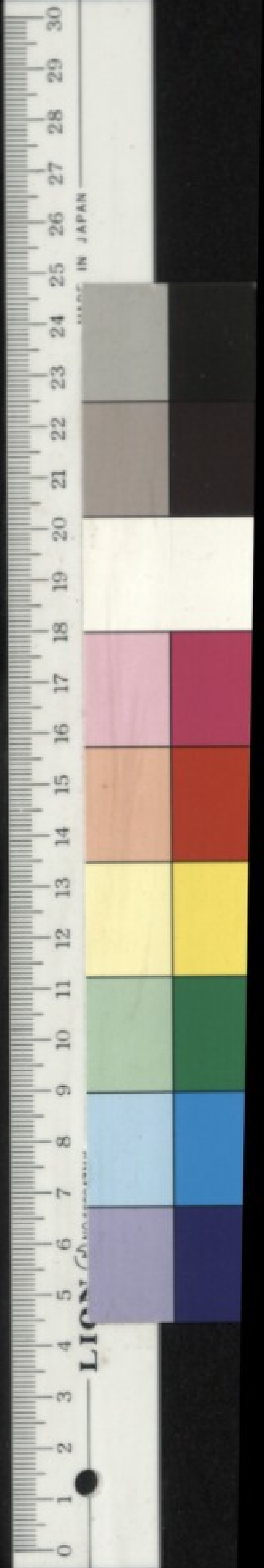
ایک صاحب نے بیان کیا کہ کلام مقدس ہماری روزمرہ کی خوراک کی مانند ضروری ہے جس طرح سے بغیر روٹی کے کھانے کے بیمار او جود دبلا پتلا ہو جاوے اور آخر کار بھوکھہ سے مر جاویں اسی طرح سے بغیر کلام کے پڑھنے کے مسیحی دبلا رہیگا اور آخر کار بھوکھہ سے مر جاویگا۔ لیکن جو مسیحی کلام کو روزمرہ پڑھیگا وہ ترقی کرتا چلا جاوے گا۔ بعد اس کے دعائیں کی گئیں اور گیت گایا گیا۔ پھر گفتگو کا موقعہ دیا گیا۔ ایک صاحب نے کلام پڑھنے والے مسیحی کو اس درخت کی مثال دی جو نہر کے کنارے لگا ہو اور پھولتا پھلتا جاوے۔ ایک صاحب نے کلام کو ایک اندھیرے کمرے کے لئے بطور چراغ کے بتایا اور اندھیرے کمرے سے دل کو تشبیہہ دی۔ پھر دُعا کی گئی اور گیت گایا اور برکت مانگنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

ساڑھے گیارہ بجے پھر گرجے میں فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون مسیحیوں کے چند فرائض پر تھا مثلاً خانگی عبادت۔ خلوتی دُعا۔ آمدنی کے مطابق دینا۔ قرض سے بچنا۔ بدن کی عزت وغیرہ۔ اور ایک ایک فرض کی نسبت گفتگو شروع

ہوئی۔ پہلے میر مجلس صاحب نے مختصر سی نصیحت کی اس کے بعد دعا کی گئی اور گیت گایا گیا اور پھر گفتگو کرنے کا موقعہ دیا گیا ایک صاحب نے خاندانی عبادت کی بڑی ضرورت بتائی اور یہہ ثابت کیا کہ خاندانی عبادت ہی کلیسیا کی بنیاد ہے۔ اس کے بغیر کلیسیا مضبوط اور مستقیم نہیں ہو سکتی۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ خاندانی دعا سے اُن کو بچپن میں بڑا فائدہ پہنچا تھا۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ خاندانی عبادت خدا کی بڑی برکتوں اور عظیم نعمتوں کے پانے کا سبب ہے۔ اور جو خاندان آسمانی یا روحانی نعمتوں سے بے بہرہ ہوں اس کا سبب خاندانی عبادت کا نہ کرنا ہوگا۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ خدا کی بہت ایک بڑی مہربانیوں میں سے ایک ہے کہ اُس نے نہ صرف مسیحیوں بلکہ مسیحی خاندانوں کو ملکر اپنے حضور آنے اور دُعا و مناجات کرنے اور فضل پانے کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ پھر دعا کی گئی۔ اور گیت گایا گیا۔ اور پھر کئی ایک صاحبان نے دعائیں مانگیں۔ پھر ایک صاحب نے آمدنی کے مطابق دینے کے بارے میں ایک عمدہ تقریر کی۔ پہلے اُنہوں نے دینے کے فرض کو جتلایا اور پھر یہہ ظاہر کیا کہ کیا دینا چاہیئے۔ صاحب نے اپنا خیال ظاہر کیا۔ کہ اس فقرہ کے مطابق نہ صرف دسواں حصہ آمدنی کا دینا چاہیئے بلکہ زیادہ رسول نے اس قید کو لگانا نہ چاہا پر صرف آمدنی کے مطابق کہا۔ یہودیوں کا دستور دسواں حصہ دینے کا تھا لیکن مسیحیوں کو جنہوں نے یہودیوں سے کہیں زیادہ برکتیں اور نعمتیں پائیں ہیں یہودیوں سے زیادہ دینا چاہیئے۔ صاحب نے کہا کہ رسول کا خیال یہودیوں کی نسبت کم دینے کا نہیں تھا بلکہ زیادہ اور مسیحیوں کو ضرور زیادہ دینا چاہیئے۔ ایک صاحب نے صاف لفظوں میں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا کہ کبھی دینے سے کبھی غریب نہوگے بلکہ نہ دینے سے۔ اور ایک صاحب نے اپنا تجربہ بیان کیا کہ جب اُس نے دیا تو اُس کو زیادہ برکت ملی اور جب دینا چھوڑ دیا تو تنگی معلوم ہوئی۔ پھر دُعا مانگی گئی اور گیت گایا گیا۔ پھر گفتگو کے لئے موقعہ دیا گیا۔ ایک صاحب نے قرض کے بارے میں تقریر کی قرض کی خرابی کا ذکر کیا اور اس بُرائی کا مسیحیوں میں ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ اور مقروض کو غلام اور جھوٹا ثابت کیا۔ اور قرض سے بچنے کی تحریک کی۔ پھر ایک صاحب نے قرض کی بُرائی کھولکر بیان کیا اور آئندہ قرض سے بچنے اور پچھلے قرض کے بھر دینے کی نصیحت دی۔ پھر ایک صاحب نے ایک رسالے کا حوالہ دیکر جس کا سرنامہ "خدا کے فرزند اور بنئے کے غلام" تھا اپنا حال بیان فرمایا اور کہا کہ اُس نے اس بُری عادت سے کنارہ کشی اختیار کی۔ پھر دعا کی گئی اور گیت گایا گیا۔ پھر ایک صاحب نے طریق وعظ کی نسبت رائے ظاہر کی کہ بازار کی منادی سے بڑھکر طریق وعظ یہہ ہے کہ گھروں میں جاکر گفتگو کرنا یا اکیلے دُکیلے شخص کے ساتھ گفتگو کرنی خواہ کہیں کوئی شخص ملے راہ میں سڑک پر یا ریل گاڑی میں یا کسی اور جگہہ اس کو انجیل کی بشارت دینی نہایت فائدہ مند طریقہ ہے + اس کے بعد دعا کی گئی اور گیت گاکر برکت مانگنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

تین بجے مجمع پھر گرجہ گھر میں فراہم ہوا۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ "وے جو ایک بار روشن ہوئے اور آسمانی بخشش کا مزہ چکھ گئے ...... اگر گر جاویں تو اُنہیں پھر سے نوکھڑا کرنا تاکہ وے توبہ کریں ناممکن ہے" میر مجلس صاحب نے کلام مقدس میں سے چند آیتیں پڑھکر سنائیں اور مختصر بیان فرمایا۔ اور دُعا کی اور پھر گیت گانے کے بعد گفتگو کرنے کے لئے عرصہ دیا گیا۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ یہہ مضمون نہایت بھاری اور سنجیدہ ہے۔ اور نہایت غور و فکر کے لائق ہے اس میں ایک خطرے کا ذکر پایا جاتا ہے جو درحقیقت ایک بڑا خطرہ ہے۔ بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ پھر دعا کی گئی۔ ایک صاحب نے نہایت خوش بیانی اور فصاحت کے ساتھ بیان کیا کہ کلیسیا میں دو قسم کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں ایک سچے مسیحی اور دوسرے جھوٹے مسیحی جو بالکل ریاکار ہوتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں ایک چنے ہوئے اور دوسرے جو چنے نہ گئے۔ وہ بپتسمہ پاتے کلیسیا کی رسومات میں شامل ہوتے ہیں اور شاید انجیل کی خدمت یعنے منادی کرنے کا کام بھی اختیار کر لیتے ہیں پر درحقیقت وہ صرف ظاہری اور بیرونی دینداری دکھلاتے اور باطن میں مطلق مسیحی نہیں ہوتے کیونکر چنے ہوئے نہ تھے اس کی ایک مثال بھی دی کہ اس وقت جبکہ یہہ جماعت یہاں گرجہ میں بیٹھی ہے ایک شخص گرجہ گھر کے عین دروازے تک آوے گیت کی آواز سُنے باجے کا سُر اُس کے کانوں میں پہنچے اور جماعت کو بیٹھے دیکھے دُعا مانگتے سُنے اور وعظ کی گفتگو بھی سُنے لیکن بہتر نہ آوے تو ایک طرح سے تو اُس نے تمام کارروائی کا مزہ چکھا لیکن اندر نہ آیا اور شریک نہ ہوا۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر رسول کرتا ہے ایسے لوگ کبھی توبہ نہ کریں گے بلکہ ہلاک ہو جاویں گے۔ پھر ایک بزرگ صاحب نے بیان کیا کہ پاک کلام میں جو ہمکو بار بار کہا گیا ہے کہ "جاگتے رہو" "خبردار رہو" "ہوشیار رہو" وغیرہ وغیرہ کیا یہہ یونہی کہا گیا ہے جبکہ گرنے کا اندیشہ نہیں۔ کیا یہوداہ اسکریوطی چُنا نہ گیا تھا؟ پر وہ گر گیا۔ ممکن ہے کہ چنے ہوئے گرجاویں اسی واسطے بار بار اور طرح بطرح سے آگاہ کیا جاتا اور پاک کلام میں متنبہ کیا جاتا ہے خبردار رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آسمانی نعمتوں کا مزہ چکھکر گر جاویں۔ پھر دُعا کی گئی اور گیت گایا گیا اور برکت مانگنے کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

اس کے بعد اشتہار دیا گیا کہ اب اس وقت سب لوگ اُس جگہہ کو چلیں جہاں کہ میلے والوں کی مہمان نوازی ہوتی ہے۔ کیونکہ پول صاحب نے تمام جلسہ کے لوگوں کی ٹی پارٹی کی ہے لہذا سب لوگ وہاں پر جمع ہو گئے اور عورتیں اور لڑکے بھی اِدھر اُدھر سے فوراً جمع ہو گئے اور چٹائیوں اور دریوں پر ایک اچھی بڑی جماعت صف بصف بیٹھ گئی۔ ڈھولک اور کھنجری وغیرہ کے ساتھ بھجن شروع ہوئے اور پنجابی بھجن اور گیت گائے گئے۔ اور عمدہ مٹھائی بانٹی گئی اور چائے وغیرہ پلائی گئی۔ اور گاتے بجاتے بہت دیر تک میلہ بھرا رہا۔ تمام جلسے کی جانب سے پادری کیلب صاحب نے پول صاحب کو اُن کی مہربانی کے لئے شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد میلہ برخاست ہوا +







## میلے کا تیسرا دن

یہہ مبارک دن سبت کا دن تھا اور تمام دن خدا کے گھر ہی میں گذرا۔ کیونکہ ۵ یا ۶ دفعہ دن میں یہاں فراہمی ہوئی۔ ۸ بجے صبح کو پھر گرجہ میں فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا "شکر گذاریاں گذرے سال کی خاص و عام برکتوں کے لئے"۔ میر مجلس صاحب نے کلام مقدس میں سے کچھ پڑھ کر سنایا اور دعا مانگی اور پھر گیت گایا گیا۔ پھر گفتگو کے لئے فرصت دی گئی۔ کئی صاحبان نے سال بھر کی برکتوں کا جو اُن کو ملی تھیں نہایت شکر گذاری کے ساتھ بیان کیا اور شکر گذاری کی دعاؤں کی آواز بلند کی گئی۔ ستایش کے گیت گائے گئے۔ اور دعا و برکت کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

گیارہ بجے پھر گرجہ گھر میں فراہم ہوئے۔ اس وقت عشائے ربانی تھی۔ ڈاکٹر ھیکول صاحب نے اس عبادت کو شروع کیا اور پادری رلارام صاحب نے عمدہ وعظ سنایا۔ سہارنپور کے متعلق ناگل سب سٹیشن سے ۵ ہندستانی بپتسمہ پانے کے لئے حاضر ہوئے جنسے سوالات کرنے کے بعد ان کے اقرار پر پادری لٹل سے اُن کو بپتسمہ دلایا گیا اور پھر عشائے ربانی کی رسم عمل میں لائی گئی۔ اور بعد دعا و ستایش اور برکت کے جلسہ برخاست ہوا +

آدھائی بجے پھر گرجہ میں فراہم ہوئے۔ اس وقت کا مضمون یہہ تھا کہ "آیندہ کے لئے ہمارے دل کی خواہش و ارادہ کیا کیا ہیں؟" میر مجلس صاحب نے بائبل میں سے چند آیتیں پڑھکر سنائیں اور مختصر نصیحت کرنے کے بعد دعا کی اور پھر گفتگو کرنے کے لئے موقعہ دیا۔ کئی ایک صاحبان نے اس کے بارے میں گفتگو کی اُن کی تقریر کا خلاصہ صرف ایک بات میں تھا کہ اپنے آپ کو خدا کی پاک روح کے سپرد کرو تاکہ جو وہ مناسب سمجھے سو کرے۔ روح کے محکوم ہو کر رہو اور جو وہ کروائے وہی کرو۔ پھر اُس کے لئے دعائیں کی گئیں اور ستایش کا گیت گایا گیا بعض صاحبان نے رائے دی کہ آج وقت اور زیادہ بڑھایا جاوے تاکہ ۷ بجے کے بعد پھر یہاں جمع ہوں اور یہہ منظور ہوا اور برکت کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

ساڑھے سات بجے پھر گرجہ میں فراہم ہوئے۔ میر مجلس صاحب نے کلام الٰہی میں سے کچھ آیتیں پڑھیں اور دعا مانگی اور گیت گانے کے بعد پھر سر نو پیدا ہونے کا مضمون پیش ہوا۔ اور پھر بہت عمدہ گفتگو اس مضمون پر ہوتی رہی جو فایدہ بخش معلوم ہوئی پھر سوال کیا گیا کہ جو اب تک سر نو پیدا نہیں ہوا ہو اس وقت اُٹھ کھڑا ہو جاوے اور خدا کی برکت کو آج لے۔ اور کئی شخص پھر کھڑے ہوئے اور اُن کے لئے دعا مانگی گئی۔ پھر گیت گایا گیا اور دعائے خاتمہ مانگی گئی اور جلسہ برخاست ہوا +

ناظرین اس میلے کی یہہ کیفیت کیا آپ کے دل پر کچھ اثر نہ کریگی؟ جو اس میلے میں شامل تھے وہ ان دنوں میں زور زور سے اپنی زبان سے بے تکلف یہہ کہتے تھے کہ ہم کو اس میلے میں شریک ہونے سے بڑا فائدہ ہوا۔ اور عہد باندھتے تھے کہ ان ہدایتوں کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ کیا یہہ ہی تاثیر آپ کے دل پر بھی ہوگی یا نہیں؟ کاشکہ آپ اس میلے میں ہوتے اور بچشم خود اس نظارہ کو دیکھتے اور وہ خوشی اور خرمی پاتے جو حاضرین کو ملی +

راقم

ج۔ س۔ یکے از حاضرین

---

## مسیحی جنتری سنہ ۱۸۹۶ء

یوں تو ہر سال نئی نئی جنتریاں اور المینک شایع ہوتے ہیں۔ اس کام میں یورپ کے لوگ سب سے بڑھکر ہیں۔ مگر حال میں ایک نو طرز جنتری میری نظر سے گذری ہے سو بھی نئی طرز کی پہلی جنتری ہے۔ مسیحی خاندان کے واسطے اس میں بچوں کے واسطے ڈبل غذا بھی ہے۔ ہر تاریخ کے ساتھ ایک آیت قدسی ہے۔ جس کے یاد رکھنے میں بڑا ہی نفع ہے۔ اور ایسی خوبصورت ہے کہ گھر میں ڈرائنگ روم کی زیبایش ہے۔ کاغذ کے اچھی تختہ پر ہے۔ اس میں کئی ایک خوبیاں ہیں۔ خوبصورتی کے علاوہ اس میں بزرگ پادری رابرٹ کلارک صاحب سکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی کی تصویر ہے۔ اور اس کے ساتھ اُن کے مشنری کام کی نہایت مختصر تاریخ ہے۔ نیچے پنجاب کے مشنوں کے تمام مشنریوں کی فہرست ہے۔ بیل بوٹے سرخی میں اور متن سیاہی میں ہے۔ مسیحی خاندان اس کو ضرور اپنے گھر میں لٹکا دیں اور بچوں کو آیات یاد کرانے میں عمدہ مددگار ہے۔ اس کی ترتیب ہمارے لایق فایق پنجاب رلیجس بک سوسایٹی کے مترجم مسٹر ایم ایل رلیارام بی اے نے ترجمہ کیا۔ یہہ گویا انہوں نے احباب کے واسطے نئے سال کا تحفہ تیار کیا ہے واقعی ہے بھی تحفہ۔ دو قسم کے کاغذ پر یہہ جنتری چھپی ہے۔ اعلیٰ قسم کے کاغذ پر جو ہے۔ اُس کی قیمت غالباً ۱ر ہے۔ اور بورڈ پر جو نہایت ہی خوبصورت ہے ۴ر۔ ذیل کے پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتی ہے۔ مسٹر ایم ایل۔ رلیارام۔ لاہور بکڈپو

راقم

واعظ

---

## میڈیکل مشن گزٹ امرتسر

کسی کے خانگی معاملات میں دخل دینا داناؤں کا وطیرہ نہیں۔ اپنے نفع نقصان سے ہر ایک شخص خود ہی اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے۔ البتہ بعض لوگ دوسرے کے کام میں دخل دینے کا استحقاق رکھتے ہیں۔ وہ جس طرح چاہیں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ جیسے کہ ڈاکٹر ناصر صاحب

نے میڈیکل مشن گزٹ کی نسبت اپنی رائے مبارک ظاہر فرمائی ہے۔ میرا اس میں کوئی استحقاق نہیں۔ میں آنحرف اس قدر اس میں کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ایسے معاملات میں جبتک کسی کو رائے زنی کا پورا اختیار حاصل نہ ہو۔ خاموش رہے۔ کیونکہ گزٹ مذکور کے دو پرچے تا حال نکلے ہیں جن کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہہ کوئی پبلک اخبار نہیں۔ مگر یہہ ایک خاندان کا اتحادی پرچہ ہے۔ یعنے میڈیکل مشن امرتسر ایک خاندان ہے جس کے باپ ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب بالقابہ ہیں۔ اُن کے خاندان کے آدمی کئی مختلف اسٹیشنوں میں کام کرتے ہیں۔ مثلاً امرتسر سلطانونڈ۔ بیاس۔ جنڈیالہ۔ نارووال تو اب یہہ ایک دوسرے کے حالات اور اُن کے کاروبار اور تبدیلات سے آپس کے پرائیویٹ خطوط سے بخوبی واقف نہیں ہو سکتے۔ اُن کو جسمانی اور روحانی فیض پہنچانے کے واسطے غالباً ڈاکٹر صاحب ممدوح نے یہہ ایک پرچہ نکالا ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے یہہ پرچہ صرف احباب میڈیکل مشن امرتسر کے خاندان کے واسطے ہے۔ اب اگر اُس کی عبارت چست نہ ہو تو نہ ہو۔ ہمیں کیا۔ جس عبارت اور الفاظ کو اُن کے بچے سمجھ سکتے ہیں۔ وہ آپس میں لکھیں بولیں مثلاً ایک بچہ پانی کو مم کہتا ہے باپ بھی اُسے کہتا ہے کہ مم پئے گا۔ اس میں قباحت کیا ہے۔ کیا پیار کی نشانی نہیں۔ یونہی باقی باتیں ہیں۔ کسی بچے کو ڈاکٹر کا خطاب ملا۔ کسی کو رخصت ملی۔ کسی کی تبدیلی ہوئی۔ غرض کہ یہہ اُن کے اپنے گھر کا پرچہ ہے۔ اس میں ہمارے دخل کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایک بات ہم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتے اگر قبول ہووے۔ کہ مہربانی سے اس پرچہ کو ذرا اور وسعت دیں۔ اس خاندان کے متعلق دوسرے بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ یعنے پشاور۔ بنوں۔ ٹانک۔ ڈیرہ غازیخاں وغیرہ۔ آخر وہ بھی تو اُس سے تعلق رکھتے ہوں۔ سب کی ماں تو وہی چرچ مشنری سوسائٹی ہے۔ اُمید کہ ہماری عرض پر غور کیجیئے گی۔ میری گستاخی معاف ہو۔ تو میں یہہ بھی عرض کروں کہ مہربانی سے موٹی موٹی بیماریوں کے سہج نسخے بھی آخر میں درج ہوا کریں تو آپ کے احباب کو اور اُن خاندانوں کو بہت جسمانی فوائد حاصل ہوں گے۔ اُمید کہ ڈاکٹر ناصر صاحب میری تحریر کو بُرا نہ مانیں گے کیونکہ میں نے اُن کی تردید کی غرض سے یہہ سطور نہیں لکھیں۔ اور نہ مجھے ڈاکٹر کلارک صاحب سے کوئی خاص تعلق ہے۔ مجھے تو انھوں نے اپنے پرچہ سے بھی یاد نہیں فرمایا۔ حق بات کا اظہار ضروری معلوم ہوا +

راقم

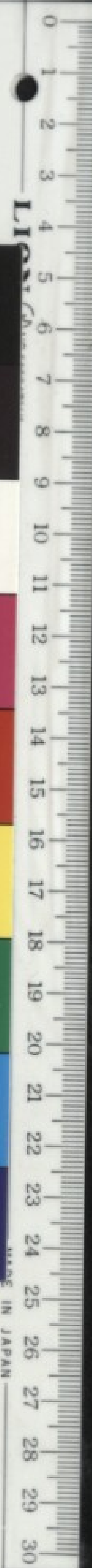
میاں جی

---

## الفقر فخری

بعض محمدی احباب ہمارے خداوند یسوع مسیح کی پست حالی پر جو اُس نے ہم نالایق گنہگاروں کو گناہ اور عذاب جہنم سے بچانے کے واسطے اس دنیا میں ۳۳ برس تک اپنے اوپر حالت مجسمیت میں برداشت کی اُس کی عزت گھٹانے کو مندرجہ عنوان حدیث ہمکو سنا کر اپنے حضرت کو تارک الدنیا ثابت کرتے ہیں۔ ہم اُسکے جواب میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے ایسا نہو کہ اُن کے دلوں کو چوٹ لگے مگر اُنہی کی کتاب مولود شریف مسمی آفتاب عالمتاب مصنفہ امام فن مناظرہ مولوی حکیم محمد حسن صاحب امروہی سے ایک فہرست موسومہ صفحہ نور ناظرین نور افشاں کے ملاحظہ کے واسطے ذیل میں درج کرکے بھائی محمدیوں سے سوال ہے کہ اگر بقول شما فقیری کے واسطے یہہ کچھ درکار ہے تو بادشاہی کے واسطے آپ کیا تجویز کرتے ہیں +

| | |
|---|---|
| اسمائے ازواج آنحضرت | خدیجہ۔ عائشہ۔ حفصہ۔ سودہ۔ ام سلمہ ام حبیبہ۔ صفیہ۔ میمونہ۔ جویریہ زینب بنت خزیمہ۔ زینب بنت جحش + |
| لونڈیوں کے نام | ماریہ قبطیہ۔ ریحانہ۔ جمیلہ + |
| اولاد | قاسم۔ طیب۔ طاہر۔ ابراہیم۔ ام کلثوم۔ زینب رقیہ۔ فاطمہ + |
| عشرہ مبشرہ | ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ سعد۔ سعید۔ ابو عبیدہ طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمن + |
| نجبائے آنحضرت | ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ حمزہ۔ ابوذر۔ مقداد سلمان۔ حذیفہ۔ عبداللہ۔ عمار۔ بلال + |
| مؤذنین | بلال۔ ابن ام مکتوم نابینا۔ ابو محذورہ۔ سعد قرظ اسامہ بن زید۔ عبد المسیس۔ عمرو کعب بن عمر + |
| شعرا | حسان بن ثابت۔ کعب بن مالک۔ عبداللہ بن رواحہ از مردان ۳۶ و از زنان ۱۲ + |
| محرران | خلفائے اربعہ عامر عبداللہ ابی ثابت خالد حنظلہ زید۔ معاویہ شرحبیل + |
| ایلچیاں | عمرو دحیہ کلبی عبداللہ حاطب عمرو بن العاص سلیط شجاع مہاجر علا ابو موسی الاشعری + |
| خدام | انس۔ عبداللہ عقبہ۔ بلال سعد ذو مخمر بکر ابو ذر غفاری ربیعہ۔ ہند۔ اسما۔ |
| غلامان | زید بن الحارثہ اسامہ۔ ثوبان ابو کبشہ ابنہ شقران۔ رباح یسار۔ ابو رافع + |



| | |
|---|---|
| کنیزان | سلمیٰ۔ ام رافعہ۔ رضویٰ۔ ام ضمیر۔ ماریہ شیرین ام ایمن + |
| اسلحہ | شمشیر دہ از انجملہ ذوالفقار۔ نیزہ چہار از انجملہ قتی۔ کمان چہار ترکش۔ بکتر یک عصا یک مشوق نام دو زرہ |
| سواریاں | اشتر سہ از انجملہ دلدل و فاقشر و اربست منجملہ قصویٰ دراز گوش۔ یعفور نام اسپ یکے اسپ دم بر شتروار صد خروس سفید۔ (ابرق افرف) |

راقم

کیدار ناتھ از فرخ آباد

# واقعات اور خبریں

## ہند سے غلہ کی برآمد

ماہ اکتوبر میں ہندوستان شمالی کی تینوں بندرگاہوں سے جو گیہوں بذریعہ جہازات ممالک غیر کو روانہ کی گئی ۱ لاکھ ۵۰ ہزار ۷۵ من تھی۔ کپاس بقدر ایک لاکھ ۴۲ ہزار ۵۰۰ من بھیجی گئی۔ تخم السی بقدر ایک لاکھ ۷ ۹ ہزار ۷۳ من نیل ۱۲۸۱۹ من۔ یکم جنوری سے آخر اکتوبر ۱۸۹۵ء عرصہ ۱۰ ماہ میں ۲۲۸۷۳ من روئی روانہ ہوئی۔ ایک کروڑ ۵۵ لاکھ ۹۶ ہزار ۷۶ من گیہوں ۹۵ ۶ ۳۳ ۷۲ من تخم السی۔ ۶۲۱۲۱ من نیل + عام

## مشرقی تہذیب

ولایت کی ایک میم صاحبہ مسز گارڈنر نے سیاحت ہند کے دلچسپ مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے۔ لیڈی صاحبہ نے ایک اونچے خاندان کی دیسی شریف عورت کے ساتھ گفتگو کرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ لیڈی صاحبہ نے اپنی دیسی بہن سے پوچھا کہ دیسی عورتیں چہرہ ڈھانپ کر چلنا کیوں گوارا کرتی ہیں۔ دیسی لیڈی نے جواب دیا کہ ایسی ہی رسم چلی آتی ہے اور کہا کہ "لیکن ہمارے ہاں سروں کے چھپانے کی رسم نہیں ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ ننگے پاؤں چلنا کچھ شرم کی بات نہیں ہے۔ تم تو اسکو شرم کی بات تصور کرتی ہو تمہیں کلکتہ کے بازار میں ننگے پاؤں چلنا اور اس طرح کہ ٹانگیں نظر آئیں کیسا پسند آویگا۔ وہی حالت ہماری ہوگی جو حالت تمہاری ہوگی اگر ہم کھلے چہرے بیچ بازار نکلیں" + عام

## ڈاک پر ڈاکہ

فیروزپور کے قریب ڈاک پر ڈاکہ کی خبر مختصر طور پر لکھ چکے ہیں۔ مزید حالات انگریزی اخبار سے اس طرح معلوم ہوئے ہیں کہ سٹی پوسٹ آفس میں شام کی ڈاک کے تھیلے کھائی اور ممدوٹ اور لکھو کی اور گرو ہر سہائی اور جلال آباد کے برانچ آفسوں کے لئے بند کرکے ہرکارہ کو حوالہ کئے گئے وہ ان کو لیکر قریب چار بجے روانہ ہوا۔ کھائی کا تھیلہ تو بحفاظت پہنچایا گیا۔ یہاں سے ہرکارہ قریب سات میل بڑھا ہوگا کہ پانچ ڈاکو سوٹوں اور کلہاڑیوں سے مسلح حملہ آور ہوئے ہرکارہ کو زد و کوب کرکے چار تھیلے چھین لئے۔ دو تھیلے کھولے اُن میں ۱۷۵ اور ۱۷۰ روپے تھے وہ نکال لئے۔ اور باقی خطوط مع دو سالم تھیلوں کے موقع واردات سے قریب میل بھر کے فاصلہ پر دستیاب ہوئے۔ ہرکارہ سخت مجروح حالت میں ہسپتال میں پڑا ہے۔ دو زخم کلہاڑی کے لگے ہیں۔ ایک زخم سر پر ہے۔ دوسرا ران پر ہے اور کئی ضربات لاٹھیوں کی پڑی ہیں + تحقیقات جاری ہے + عام

---

## برما کمیشن کے حکام

سر فریڈرک فرایر صاحب بہادر چیف کمشنر برما نے رنگون میں بڑے دن کی دعوت کے موقع پر جو برما کمیشن کی جانب سے دی گئی تھی اور جس میں ۳۰ حکام شامل تھے ایک تقریر فرماکر حکام برما کی وہ تمام بدنامی دھو ڈالی ہے جس کا طوق ایک سابق چیف کمشنر نے پبلک طور پر ان کے گلے میں ڈالا تھا جس میں حکام کی اخلاقی حالت پر بہت نادم کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ اگر برما کمیشن کے عہدہ دار شرمناک بد اخلاقی کو خیرباد نہیں کہینگے تو گورنمنٹ کو دوسرا برتاؤ کرنا پڑے گا سر فریڈرک صاحب نے فرمایا کہ برما کمیشن کے افسران کی جماعت قابلیت اور جانفشانی میں برٹش ہند کے کسی دوسرے صوبہ کے خدمتگذاران ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سے کمتر نہیں ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ صوبجات برما اور پنجاب کے تجربہ کے بعد ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہاں کے حکام خدمتگذاری اور وفاداری میں کسی سے کم نہیں ہیں۔ ملک برما کی فتح اور امن پروری ہندوستان کی تازہ تاریخ میں بڑے معرکہ کا کارنامہ ہے اور اس قلیل عرصہ میں اس قدر عظیم کام کا خاطر خواہ انجام پانا محض حکام برما کی قابلیت اور جانفشانی کا نتیجہ تھا کہ جنکو بعض اوقات بڑی مشکلات کا سامنا تھا جو بڑی عقلمندی کے ساتھ عبور کی گئیں + اگر حکام برما ایسے لائق اور قابل اور کارگذار نہوتے تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ برما کا نو مفتوح علاقہ اتنے تھوڑے عرصہ میں اس قدر پرامن ہوتا۔ یہاں مال اور جان کی حفاظت ایسی ہی خاطر خواہ ہے جیسی کہ کسی اور صوبہ برٹش انڈیا میں ہے۔ اگر حکام اعلیٰ درجہ کے لائق اور خدمتگذار نہ ہوتے تو یہاں ابتک بدامنی کا خوف دامنگیر رہتا۔ آخر میں فرمایا کہ برما کی آیندہ قسمت میں ابھی بہت کچھ لکھا ہے اور ہمکو پورا یقین ہے کہ برما کمیشن کے افسران مثل سابق کے آیندہ فرائض کو بھی ایسی ہی کوشش اور وفاداری کے ساتھ انجام دیں گے اور فقط

اس خیال کو کافی معاوضہ اپنی جانفشانیوں کا تصور کریں گے کہ وہ صرف اپنے فرایض کو ادا کر رہے ہیں جو ملکہ معظمہ کے ملک کی جانب اُنسے متعلق ہیں ✤ عام

## نیشنل کانگریس

نیشنل کانگریس کے اجلاس کی نسبت جہانتک معلوم ہوتا جاتا ہی نہایت خاطر خواہ پایا جاتا ہی ؛ پہلے روز اجلاس میں درمیان چار اور پانچ ہزار کے حاضرین موجود تھے جن میں ڈیڑہ ہزار ڈلیگیٹ تھے اور دو سو لیڈیاں بھی تھیں ؛ حاضرین میں یہہ صاحبان بھی موجود تھے : آنریبل مسٹر چینتلو ۔ آنریبل مسٹر جسٹس گرودی مسٹر ہرجی واد یہ ۔ آنریبل مسٹر ٹیگور ۔ آنریبل مسٹر فیروز شاہ مہتہ ۔ نواب فخر اللہ خاں مسٹر آنند اچارلو مسٹر سنکارلم نائر ۔ آنریبل وزیارا گھو چارلو ۔ آنریبل مسٹر آینگہ مدلیار ۔ آنریبل مسٹر صوبہ راؤ ۔ مسٹر جی بھائی مودی ۔ مسٹر سیمور کے ۔ مسٹر منوہن گھوش ۔ مسٹر ڈبلیو سی بانرجی ۔ مسٹر ڈبلیو اے چیمبرز ۔ مسٹر ورتن ۔ ڈلیو یول ) مسٹر غیلر ( مدراس ) پرلاس پرلاکینوری ۔ سب سے پہلے راؤ بہادر بھیدے صاحب چیرمین رسپشن کمیٹی پنڈال میں تشریف لائے اور اپنی نشست پر جلوہ فرمایا ۔ نعرہ ہائے تحسین و مرحبا بلند تھے ۔ راؤ بہادر صاحب نے مسٹر گوکھلے صاحب سے درخواست کی کہ بجائے آپکے تقریر پڑھکر سنائیں جس میں بتلایا تھا کہ کس طرح پونا کو انعقاد کانگریس کا قابل فخر شرف حاصل ہوا تھا ۔ کانگریس کی مضبوطی کی وجہہ کو بیان کیا کہ تعلیم اور زمانہ کے موافق و حسب حال ہر اور بہترین شائستہ وہ موثر مادہ ہی ۔ کانگریس کا اصول یہہ ہی ۔ پہلے ہندوستانی ناں بعد ہندو مسلمان پارسی عیسائی پنجابی مرہٹہ بنگالی مدراسی وغیرہ ۔ جو کام اختیار کیا ہی عظیم استقبال کا عالیشان کام ہی یہہ کام ملکی ہی اور مبارک ہی اور بڑی احتیاط و اعتدال سے اور مسلسل استقلال سے اُس کو نباہنا چاہئے کہ وفاداری گورنمنٹ کا بھی تقاضا ہی ؛ تقریر کے اخیر میں مسٹر آنند اچارلو صاحب ( مدراس ) نے یہہ تجویز پیش کی کہ آنریبل مسٹر سریندرا ناتھ بنرجی پریزیڈنٹ ہوں دوران تقریر میں بابو سریندر ناتھ بنرجی صاحب کی مشہور سوانح عمری ظاہر کی ؛ کہ کیسی نمایاں خدمتیں ملک اور قوم کی انجام دیں اور اپنی زندگی کو عملی طور پر قربان کر کے اپنی عزت بھی برقرار رکھی اور قومی فخر کا بھی باعث ہوئے ؛ اس تجویز کی تائید کی اور فرمایا کہ بابو سریندرا ناتھ بنرجی صاحب نے قومی خدمت کے لئے کیسی جان نثاریاں کی ہیں اور سختیاں جھیلی ہیں ۔ آپ مسلم قومی خدمات کی وجہہ سے اور نیز اپنی فصاحت کی وجہہ سے جو آپ کا خاصہ مشہور ہی آپ پریزیڈنٹ ہونے کے ہرطرح قابل ہیں ۔ آنریبل مسٹر بنرجی صاحب استادہ ہوئے اور پریسیڈنٹی کی کرسی پر جلوہ فرمایا ۔ اس وقت کا سماں بہت بارعب معلوم ہوتا تھا ۔ مسٹر بنرجی صاحب کی تقریر نہایت پُرمغز اور مرصع تھی اور انگریزی زبان کی فصاحت پر پورا عبور ثابت تھا ۔ اڑھائی گھنٹہ تک وہ تقریر کی کہ حاضرین بُت سے بنکتے تھے اور کیا مجال تھی کہ رشتہ بھٹکا جائے ؛ مہاراجہ صاحب دربھنگہ کی طرف سے اور راجہ صاحب رام نگر کی طرف سے ہمدردی کے پیغامات مبارکباد موصول ہوئے اور سُنائے گئے ۔ پہلا ریزولیوشن یہہ تھا کہ ایک کنسٹیٹیوشن ( ضابطہ ) قایم کیا جاوے اور قواعد پر عملدرآمد کیا جاوے ۔ اس کی تجویز بنگالہ کے مسٹر گھوشال صاحب نے کی اور لاہور کے مسٹر جیسی رام صاحب نے تائید کی ؛ دوسرے ریزولیوشن کی تجویز بابو سکنٹھ ناتھ سین دبنگال نے کی اور آنریبل جنبو لنگم مدلیار ( مدراس ) نے تائید کی ۔ اور تجویز یہہ تھی کہ اخراجات ہند کی تحقیقات کیلئے شاہی کمیشن مقرر کیا گیا اس کا دائرہ بہت تنگ رکھا گیا ہی اسکا توسیع کرنا چاہئے ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ صاحب نے اس کی تائید مزید کی ؛ تیسرا ریزولیوشن یہہ تھا کہ سول ملٹری اخراجات میں تخفیف کی جاوے ۔ مسٹر واچاسی نے پیش کیا اور مسٹر نسر ( مدراس ) نے تائید کی اور مسٹر بہادرجی ( بمبئی ) نے تائید مزید کی ؛ چوتھا ریزولیوشن یہہ تھا کہ گورنمنٹ سے التجا کی جاوے کہ جوڈیشل کو ایگزکٹو سے آزاد کرے ۔ یہہ ریزولیوشن مسٹر منموہن گھوش بنگالہ نے پیش کیا ۔ آنریبل مسٹر سیتل واد صاحب ( بمبئی ) نے اس کی تائید کی اور کئی صاحبان نے بھی موزون تقریروں میں اس ریزولیوشن کی ضرورت و موزونیت کو روشن کیا ؛ پانچویں ریزولیوشن میں جیوری کے مسودہ قانون سے مخالفت تھی کہ بہ وجہہ نامناسب ہی ۔ مسٹر ڈبلیو سی بونرجی بنگالہ نے اس کو پیش کیا مسٹر وینکٹ سوبھا راؤ مدراس نے تائید کی اور کئی ایک نے تائید مزید کی ؛ چھٹا ریزولیوشن مسٹر سیمور کے صاحب نے پیش کیا اس میں گورنمنٹ آف انڈیا کے اشتہار مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۵ء کی ابتری دکھائی تھی جس کی وجہہ سے بعض رقبوں میں قیود عاید کیجاتی ہیں ۔ مسٹر رامچندر پلی سکندرآبادی نے تائید کی اور دیگر نے بھی تائیدی تقریریں کیں ؛ ساتویں ریزولیوشن میں افسوس ظاہر کیا تھا کہ پبلک سروس کمیشن سے جن نتایج و فوایدکی امید کی جاتی تھی وہ حاصل نہیں ہوئے اور یہہ کہ امتحان سول ہندوستان میں بھی لیا جاوے ۔ پادری کالیچرن بنگالہ نے اس کی تجویز پیش کی اور بمبئی اور علیگڈہ اور برار کے ڈیلیگیٹوں نے اس کی تائید کی ؛ آٹھواں ریزولیوشن یہہ تھا کہ توسیع حدود سے آیندہ احتراز کریں ۔ مسٹر دادابا بمبئی نے پیش کیا اور مسٹر چیمبرس بمبئی نے تائید کی ۔ نویں ریزولیوشن میں افسوس ظاہر کیا تھا کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانی رعایا پر خاص سختیاں کی جاتی ہیں ان کو دیگر رعایا اجنبی کے موٹے موٹے حقوق بھی حاصل نہیں ہیں ۔ تمام ریزولیوشن کامل اتفاق رائے سے پاس کئے گئے تھے ✤ عام



## عجیب افواہیں

کابل اور جلال آباد کے بازاروں میں عجائبات کافرستان کی نسبت عجیب وغریب افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک یہہ ہے کہ کافرستان کے کافروں میں ایک خدا رسیدہ بزرگ موجود ہے جس کی عمر اس وقت ۳۰۰ سو سال کی ہے وہ ۱۰ فٹ لمبا اور ۱۰ فٹ چوڑا ہے۔ اور عرب میں حضرت علی سے شکست کھا کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس طرف بھاگ آیا تھا دیسی نامہ نگار جس نے اس کا پتہ لگایا ہے کہتا ہے کہ ہز ہائینس امیر صاحب کابل اس کو دیکھنے کے بہت خواہشمند ہیں۔ اُنہوں نے جرنل غلام حیدر خاں کو لکھا ہے کہ اگر یہہ افواہ صحیح ہے تو اس کو کابل بھیجدیں۔ یہہ خبر بیشک ۱ اپریل یا ہو لیوں میں شائع ہونیکے قابل تھی۔ جس کی قبل از وقت نامہ نگار نے اطلاع دی ہے +

(آفتاب پنجاب اللہ)

## جدّہ کے حالات

۲۵ نومبر کو خاص جدّہ سے جو حالات صورت معاملات کی نسبت بھیجے گئے ہیں وہ تازہ ترین ہیں۔ بقول ان کے گورنمنٹ نے بہت سے آدمی گرفتار کئے ہیں جن میں عبدالعہ دہل بھی شامل ہے جو قوم بنی ہاشم کا سردار ہے۔ ان کے گرفتار کرنے سے غرض یہہ ہے کہ گرد نواح کی اقوام کو مائل کیا جاوے کہ قوم صحاف کے ہاتھ مضبوط کریں اور اُن لوگوں کو حوالہ کریں جنہوں نے برٹش روسی اور فرنچ کانسلوں پر خونخوار حملہ کیا تھا۔ قوم صحاف نے شریف اعظم کی اطاعت کرنے کا اس شرط پر وعدہ کیا ہے کہ ان کو تین آدمی جن کے نام بھی بتلائے گئے۔ ہیں بطور یرغمال کے سپرد کریں ایسا کرنے پر قوم صحاف تیار ہے کہ نہ فقط اطاعت کرے بلکہ مجرموں کو حوالہ کر دے۔ لیکن اس شرط کو نہ تو شریف اعظم تسلیم کرتے ہیں اور نہ وہ لوگ جن کو بطور یرغمال کے چاہا گیا ہے اس پر رضامند ہیں۔ افواہ ہے کہ جدہ لوگ سخت مشتعل ہیں کہ ان کے چند آدمی گرفتار کئے گئے اور وہ کوشاں ہیں کہ بعوض اس کے وہ بھی دو تین یورپینوں کو پکڑ کر بطور یرغمال کے رکھیں کہ اگر قیدیوں کو سزا دیجاویگی تو اس کی کسر یرغمالوں پر نکالیں گے۔ اس باعث یورپین باشندوں کو اور بھی سخت ممانعت کی گئی ہے کہ شہر کے باہر مت نکلیں۔ چونکہ جدہ میں یورپین کانسلوں کے افسروں پر خونخوار حملہ کئے ہوئے عرصہ ۶ ماہ کا گذر چکا ہے اور ابتک ترکی گورنمنٹ نے سوائے زبانی جمع خرچ کے کچھ نہیں کیا۔ لہذا اصاف طور پر کہنے لگے ہیں کہ طاقتوں کو اب ہرزہ معاوضہ کی طلبی پر زور دینا چاہئے اور ازاں بعد اگر مناسب سمجھیں تو معاملہ کو رفت گذشت کریں اور یا سلطنت روم پر زور دیں کہ جن لوگوں کی بدانتظامی و بے احتیاطی سے یہہ جرم سنگین سرزد ہوا ہے۔ وہ موقوف کئے جاویں۔ کیونکہ اس بات میں شبہہ نہیں کرتے ہیں کہ شریف اعظم کو حالات معلوم ہیں جن کو وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کے حج کا موسم قریب آتا جاتا ہے اور اس میں برٹش گورنمنٹ کو بھی ایسا ہی واسطہ ہے جیسا کہ ترکی گورنمنٹ کو واسطہ ہے کہ برٹش کی بے شمار رعایا جو حج میں شریک ہوتی ہے وہ بےجا مشکلات اور خوفوں کا شکار نہ ہونے پاوے اگر موجودہ تعلقات درمیان ترکوں و بدوؤں کی اصلاح نہ کی جاویگی تو اس بات میں شبہہ نہیں کہ اندرون ملک میں حاجیوں کو سخت مصائب اُٹھانے پڑیں گے۔ مدینہ کی سڑک بالکل غیر محفوظ ہے اور یہاں سے مکہ شریف تک بھی کوئی کاروان نہیں جاسکتا جبتک کہ مسلح فوج واسطے حفاظت کے ہمراہ نہو + (از آفتاب پنجاب)

## قوم سلطنت اطالیہ کی تباہی

ملک حبش میں قوم اطالیہ کو جو ہزیمت ملی اور اُس کا ایک دستہ فوج بالکل تباہ ہو گیا۔ اس کی خبر بذریعہ تار کے ۹۔ دسمبر کو روم میں پہنچی۔ اور اُسی دن ماسو واہ سے جو دو مہری جزائی اُس سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ فوج اطالیہ نے آجتک ایسی بھاری شکست نوآبادیوں میں اپنی کبھی نہیں اُٹھائی تھی۔ اور سلطنت روم اطالیہ پر یہہ سخت حادثہ ایسا ہوا ہے جس کی کوئی نظیر پہلے اس سے پائی نہیں جاتی۔ تمام سلطنت میں ماتم پڑ گیا۔ اور تمام ممبران سلطنت نہایت افسردہ خاطر ہو گئے۔ اس جنگ میں سات سو جوان فوج اطالیہ معہ چودہ افسروں کے آناً فاناً مقتول ہوئے۔ اور تین سو باقی ماندہ سپاہیوں کا پتہ نہیں کہ کہاں گئے۔ توپخانہ بھی مخالفوں نے چھین لیا اور امدادی فوج اطالیہ کو بھی ہزیمت دیکر پسپا کر دیا۔ اس پر چار ہزار چھ سو جدید جوان واسطے بدلا لینے شکست مذکور کے موقع جنگ کے لئے اطالیہ سے روانہ کئے گئے ہیں +

۱۲۔ دسمبر کو جو مراسلہ جرنل باراٹیری نے روم میں بھیجا ہے۔ اس میں یہہ رپورٹ کی ہے کہ شوزن قوم کی فوج حبش نے میجر ٹسلی صاحب کمانیر فوج اطالیہ پر حملہ کیا میجر صاحب موصوف کے زیر حکم ایک توپ خانہ اور سات سو نو سپاہی رائفل بردار تھے۔ فوج حبش کے سات ہزار جوانوں نے یہہ حملہ کیا تھا۔ یہہ ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ توپخانہ بھی مخالفوں نے چھین لیا اور جتنے افسر و سپاہی میدان میں پائے سب تہ تیغ کر دئے +

شرقی کنارہ آرمینیا پر جو جنگی جہاز سلطنت اطالیہ کے باتنظام فیصلہ معاملہ آرمینیا لنگر انداز تھے واپس بلائے گئے۔ اور اب تمام سلطنت میں شکست مذکورہ بالا کا چرچا ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ حبشی لوگوں کے پاس بندوقیں ساخت علاقہ روس کی تھیں اور اُس قوم حبش پر کمانیر بھی یورپین قوم کے تھے +

———•⁘✕⁘•———

## ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

**ٹرکی** فتح زیتون کی خبر ہے کہ آرمینیوں نے جان توڑ کر بیحد سخت مقابلہ کیا تھا +

**بڑی** لڑائی کے بعد مقام کو فتح کیا۔ آرمینیوں کے اڑھائی ہزار آدمی قتل ہوئے +

**ترکی** سپاہ کا نقصان بمقابلہ اس کے صرف اڑھائی سو بیان کیا جاتا ہے +

**۲۸-** کی خبر ہے تمام طاقتیں گورنمنٹ عثمانیہ کو سمجھا رہی ہیں کہ نرمی سے کام کرے +

**مفسدان** زیتون سے بیحد سختی مت کریں جو مارے خوف کے پہاڑوں کو بھاگ رہے ہیں +

**۲۸-** کو شاہ جاپان نے دربار ٹوکیو میں تقریر کی جو امن پسند بیان کی گئی ہے +

**۲۸-** دسمبر کو مسٹر گلیڈسٹون صاحب تبدیل آب وہوا کے لئے بیارٹز کو روانہ ہوئے +

**ٹرنسوال** برٹش سوسائٹی کی قومی جماعت نے مساوی حقوق کے لئے باضابطہ مطالبہ کیا ہے +

**امریکہ** میں رفع ضروریات خزانہ کے لئے ۳- فی صدی کے پرامیسری نوٹ جاری ہوں گے +

**مجلس** گورنمنٹ یہہ قرار دیگی مقدار نوٹوں کی ۵ کروڑ تک ہو یا کہ بلا حدود ہو +

**کلائڈ** کے مزدوران جہاز نے لارڈ جیمس کے فیصلہ مصالحت کو بحقارت نامنظور کیا +

**شاہ بلجیم** نے قلعہ ونڈسر میں حضور ملکہ معظمہ سے ملاقات کی اور کھانا وہیں کھایا +

**برٹش** مجلس زراعت کے پریسیڈنٹ نے اعلان کیا کہ حالت کبھی ایسی خراب نہ تھی جیسی اب ہے +

**کلکتہ** میں اننت پرشاد گھوش کو بجرم قتل تین بیٹیوں کے دوشنبہ کو پھانسی دیدیگئی +

**کانپور** میں عیسائی مجلس کا عظیم جلسہ تھا اس کے متعلق نمائش بھی کھولی گئی ہے +

**حیدرآباد** کے یوسف الدین کا مقدمہ رشوت فائن آفس آخر جنوری کو سماعت ہوگا +

**جنرل** جیرارڈ صاحب حدبندی پامیر کے برٹش کمشنر کو سی ایس آئی کا خطاب دیا +

**مسٹر** جے ڈبلیو لاٹوشی چیف سکرٹری ممالک شمال مغرب بھی سی ایس آئی ہوئے +

**سر الفریڈ** لائل سابق لاٹ صاحب الہ آباد کو جی سی آئی ای کا خطاب دیا گیا +

**دیوان** رام ناتھ صاحب رئیس لاہور سابق ڈسٹرکٹ جج کو دیوان بہادر کا خطاب دیا گیا +

**سید** امیر علی صاحب رٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر کو خان بہادر کا خطاب ملا +

**لنڈن** میں سر فریڈرک لیٹن اور مسٹر ہنری گبس صاحبان کو لارڈ کا منصب عطا کیا گیا +

**سر رچرڈ** ٹمپل صاحب کو پریوی کونسل کا اعزاز بتقریب سال نو عطا ہوا ہے +

**سرجن** جنرل آرنٹ و سرجن جنرل فیر صاحبان کو بیرن کا خطاب عطا ہوا ہے +

**آرمینیا** کے برٹش ہمدردوں کی یہہ رائے تھی جس کو روسی قطعی نامنظور کرتے ہیں +

**انگلستان** میں ایک عرضداشت تیار ہو رہی ہے کہ کافرستان کو امداد دیجاوے +

**اس** عرضداشت پر بڑے بڑے علما کے دستخط ہیں اور بہت زور صرف کیا گیا ہے +

**پنجاب** میں امسال پیداوار کپاس ۲۴۱۲۶۷ گٹھر ہوئی ایک گٹھر ۴ من کا ہوتا ہے +

**رقبہ** زیر کاشت ۱۱۹۱۵۰۰ ایکڑ تھا اوسط پیداوار فی ایکڑ ۸۳ پونڈ تھی +

**امسال** فصل نیل پنجاب سے ۶۲۹۷۰۰ سیر تخم اور ۱۱۰۶۶۰۰ سیر رنگ پیداوار ہوا +

**پنجاب** میں امسال ۱۱۶۲۸۳۰۰ ایکڑ اراضی زیر کاشت فصل گندم ہے +

**اس** وقت جو رقبہ پنجاب میں زیر کاشت تخم السی ہے ۳۵۲۰۰ ایکڑ ہے +

**شہنشاہ** جرمن نے پریسیڈنٹ ٹرنسوال کو اس فتح کے لئے پیغام مبارکبادی بھیجا +

**یہہ** پیغام برٹش کی مخالفت میں سنا اور ہے اور سوچ سمجھکر بھیجا گیا ہے +

**جرمن** فرانس و روس متفق ہیں کہ ٹرنسوال کی حمایت میں انگلستان سے مقابلہ کریں +

**مجروحین** ٹرنسوال کی امداد کے لئے جرمنی میں چندہ کھلا ایک لاکھ مارک جمع بھی ہوگیا +

**لنڈن** کے اخبار جرمنی کی مخالفت پر حیران ہیں اور ڈاکٹر جیمسن کی حرکت پر نادم ہیں +

**انگلستان** جنگ کا مخالف ہے لیکن تاہم اپنے حقوق میں ہرگز فرق نہ آنے دیگا +

**قیدیوں** کے چھوڑ دلانے کی کوشش ہو رہی ہے اور خدا کرے کہ جنگ طول نہ پکڑے +

**سلطان** المعظم نے منظور کیا علیپو کے کانسل بغاوت زیتون کو رفع دفع کریں +

**ساحل** ڈنڈی پر ایک تجارتی جہاز آگ سے جل گیا۔ ۴۰ آدمی بھی ضائع ہوئے +

**آئرش** دستکاریوں کی ترقی کے لئے لنڈن میں ایسوسی ایشن قایم ہوئی۔ ۳۰ ہزار روپیہ دیا ہے +

# مضامین مفید المبتدین

## سوالاتِ بیبل

۱ - اگرچہ آستر کی کتاب میں خدا کا نام بالکل نہیں آیا مگر اِس کتاب سے کیا عُمدہ تعلیم حاصل ہوتی ہے؟

۲ - پچھلی نبوت پرانے عہدنامے میں کس کے حق میں ہے؟

۳ - کون مرض عالمگیر ہے اور اُسکا کلیہ علاج کہاں پایا جاتا ہے؟

۴ - کن تین موقعوں پر چوپاؤں سے خُدا کا قہر ثابت ہوا؟

۵ - بنی اسرائیل کے خیمہ میں کتنے بالا پوش تھے؟

۶ - ایک شخص تھا جو گھٹنے ٹیک کے پہاڑ پر دُعا مانگتا تھا جب کہ دو فوجیں زیر کوہ لڑ رہی تھیں اُس نے کس طرح برابر سہیلیوں کی مدد کی +

۷ - داؤد کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خُداوند کو فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی کروں پس کون کون بادشاہ اپنے فتحیابوں سے پائمال کئے گئے؟

۸ - کس نے پہلے ہیکل کے ظروف لئے ہوئے واپس کر دئے؟

## ہدایات

۱ - اِس قسم کے سوالات ہر ماہ کے شروع میں چار ماہ تک دئے جاوینگے جن کے جوابات اُس ماہ کے ختم ہونے سے پیشتر ارسال کرنا چاہئے جس مہینے کے واسطے وہ سوالات حل کرنے کو دئے گئے ہیں +

۲ - ہر ماہ کے جوابات اور ہر ایک جواب دینے والے کا نام معہ اُس کے مارک کے اخبار میں صیح کئے جاوینگے +

۳ - بعد چار ماہ یعنی جنوری - فروری - مارچ اور اپریل کے صرف اوّل تین کو حسب اُنکی لیاقت کے انعام دیا جاویگا +

۴ - اُن سوالات کے حل کرنے والے صرف خریداران نور افشاں ہوں مگر سکول کے لڑکے اور لڑکیاں اس قاعدے کے پابند نہیں اور نہ کوئی عُمر کی قید اور نہ کسی اور بات کی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا - طالب العلم ہو یا اُستاد اور کارگذار +

۵ - جوبات سمجھ میں نہ آوے دو قسم سے دریافت کر لینا ضرور ہے مگر جواب کا جوابی کارڈ یا آدھ آنہ کا ٹکٹ ضرور ہونا چاہئے +

۶ - یہہ سوالات ماہ جنوری کے ختم ہونے تک راقم کے پاس ارسال کرنا چاہئے -

راقم

پرتاب سنگہ عبیر - میڈیکل اسکول - آگرہ

## خُدا کی پاک ہیکل

ہم پڑھتے ہیں کہ سلیمان کی ہیکل کے بنانے میں شور و غل کی آواز مطلق پائی نہ جاتی تھی جب یہہ گھر بنتا تھا تو اُس میں ایسے پتھر لگائے جاتے تھے جو وہاں لانے سے پیشتر کسی دوسری جگہہ تیار کئے جاتے تھے یُونہی گھر بنتے وقت کلہاڑی یا ہتوڑی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی معمار و قلی دل لگا کر بڑی خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتے تھے اور اسی طرح ہر روز عمارت کا کام پُورا ہوتا جاتا تھا یروشلم کے آس پاس کے لوگ سمجھتے تھے کہ سلیمان کی ہیکل تمامی تک مشکل سے پہونچیگی کیونکہ ایسی قیمتی چیزیں عمارت کی تمامی تک مشکل سے دستیاب ہو سکیں گی - اسی طرح فی زمانہ وہر زمانے میں بچوں کے دلوں کو خدا کی ہیکل بنانے اور اُن میں مسیح کی محبت کی آگ بھڑکانے میں خدا کے کلام کی تعلیم جو قیمتی پتھروں و جواہروں سے کہیں بہتر ہے اُنکا کام بلا شور و غل چلتا ہے معمار یعنے معلم ہر روز اپنا کام دلی توجہ کے ساتھ کرتے ہیں اور عمارت شان و شوکت کے ساتھ منتہی چلی جاتی ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ بچے بائبل کے مطلب کو نہیں سمجھتے پر انہوں نے خدا کے مقصد و مسیح کی شیریں آواز کو نادان بچوں کی طرح بھی کبھی اپنے کانوں سے نہ سنا اور اگر سنا بھی تو دل سے نہ سمجھا جب خداوند مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلم اور اُسکے اطراف میں کام کرتا تھا تو اکثر بچے بھی اُس کی میٹھی آواز سُنکر اُس کے پیچھے دوڑتے تھے شاگردوں نے اکثر انہیں روکا پر خداوند نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے آسمانی بھید کا سمجھنا داناؤں و عالموں کے لئے مشکل ہے پر بچوں و شیر خواروں پر اِس بھید کا اظہار پاک روح کی قدرت کی تاثیر سے بالکل آسان ہے پنتیکوست کے دن روح القدس کے نازل ہونے کے ساتھ بڑے بڑے معجزے اور نشانیاں دکھائی گئیں پہلے بڑی آندھی کی مانند ایک بارگی آسمان سے ایک آواز آئی اور پھر انہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر بیٹھیں تب خداوند مسیح کے شاگرد روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسی روح نے انہیں بولنے کی قدرت بخشی بولنے لگے لیکن یہہ معجزے و نشانیاں صرف اس لئے دکھائی گئیں تاکہ کچھہ غلطی نہ ہو وہ اِس لئے ہوا تاکہ سب لوگ جانیں کہ یہہ بات آدمی کی بناوٹ نہیں بلکہ خدا کی خاص مرضی سے ہے۔ اِس الہی کام کی غرض کو اِس دنیا کے عالم و عاقل اپنی عقل سے دریافت کر سکتے ہرگز نہیں پر مسیحی بچے خدا کی روح کی ہدایت سے اُسکی پوری تعریف بیان کر سکتے ہیں +

# شعر و سخن

## غزل

ہمارے دل کی حالت کو خدا جانے یا ہم جانیں
مسیح سے جو ہمیں اُلفت خدا جانے یا ہم جانیں
محبت کے سمندر میں ڈالی ایمان کی کشتی
چلی جاتی ہے بے خطرے خدا جانے یا ہم جانیں
محبت کی کبھی چوسر لگی ہے جان کی بازی لو
خدا ہے جان عیسیٰ پر خدا جانے یا ہم جانیں
کلام پاک کی برچھی لگی دل پر میرے ترچھی
کلیجہ ہو گیا چھلنی خدا جانے یا ہم جانیں
نہ دشمن کی مجھے دہشت نہیں طوفان کا کھٹکا
مسیح ہے ناخدا اپنا خدا جانے یا ہم جانیں
چلو سابق عبادت کو جھکا و سر عبادت میں
نہ ہووے ظاہری اُلفت خدا جانے یا ہم جانیں

## اشتہار

میلہ نمائش اسپان جلال آباد ضلع فیروزپور ۲۰ و ۲۱ اور ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ لکھے والی ریلوے سٹیشن پر جو جلال آباد سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۲۰ و ۲۱ جنوری ۹۶ء کی شام کو گاڑیاں موجود رہیں گی۔ لہٰذا جو صاحبان افسران انگریز میلہ پر بکار سرکار تشریف لانے والے ہیں۔ تاریخ آمد سے اطلاع بخشیں یہہ میلہ ضلع فیروزپور و منٹگمری کی اضلاع کے اسپ مادگان کے لئے ہے علاوہ انعامات کے جو گورنمنٹ کی طرف سے بموجب اشتہار مندرجہ گزٹ ہے ستمار روپیہ نواب صاحب کی طرف سے بھی اسپان اور مویشی کو انعام دیا جاویگا +

المشتہر

سیاداس۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور

## اطلاع ضروری

واضح ہو کہ کسی ہے راقم "مخالف" نے ۹ صفحوں کا ایک مضمون بعنوان "جواب مضمون بعض آیات قران پر سرسری ریمارکس" بذریعہ ڈاک بیرنگ بندہ کے پاس ارسال فرمایا جس کے لئے ۲ آنہ محصول بطور جرمانہ بھی دینا پڑا۔ مگر افسوس یہہ ہوا کہ اُس میں سوائے فضول باتوں کے کوئی بات بھی قابل غور و توجہ پائی نہ گئی کہ جس کا کچھہ جواب الجواب تحریر کیا جاتا +

پس اب گذارش یہہ ہے کہ اگر کوئی صاحب مضمون مذکور یا راقم کے کسی دوسرے مضمون مندرجہ اخبار نورافشاں کا جواب تحریر کرکے بندہ کے پاس بھیجنا چاہیں تو برائے مہربانی ذیل کی باتوں کا ضرور لحاظ رکھیں +

اوّل۔ آیندہ کو کوئی بیرنگ لفافہ لیا نہ جایگا +

دوم مضمون کی عبارت صاف اور تہذیب و شائستگی کے ساتھہ ہو +

سوم جس طرح راقم نے مضمون مذکور کو صرف بحوالہ قرآن و بیبل مقدس کی آیتوں کے تحریر کیا۔ اس کے جواب کا استدلال بھی حتی المقدور صرف اُنہیں کتابوں کے سوافق ہونا چاہیے۔ نہ کہ صرف عقلی دلائل و ملحدوں کے خیالات یا ادھر اُدھر کی رایوں سے۔ ورنہ جواب الجواب تحریر کیا نہ جایگا +

آخری التماس یہہ بھی ہے کہ اب راقم شہر جھجر سے تبدیل ہو کر خاص رہتک میں آگیا ہے۔ پس آیندہ راقم کے ساتھہ اگر خط و کتابت کی کچھہ ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر ہونی چاہیے +

راقم

بابو بہادر مسیح

ایک واعظ۔ انجیل جلیل مقام رہتک

## دلچسپ اور عجیب و غریب باتیں

ایک صاحب بیان فرماتے ہیں کہ افواہ اوایل میں شرارہ پھر آگ۔ پھر شعلہ۔ زاں بعد راکھہ۔ دوسرے الفاظ میں افواہ شہد کی مکھیوں کے ایک گروہ کی مانند ہے جس قدر تم انکو چھیڑو گے تکلیف پاؤ گے +

ایک اور صاحب تحریر کرتے ہیں کہ افواہ انصاف کے بادبانوں کو عجیب تیزی سے پھرا سکتی ہے۔ ایسے بہت کم انسان ہیں جو حمل شو و اُس کے صانع میں تمیز کر سکیں +

## لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں رپورٹ اموات و حیات دفتر نورافشاں میں موصول ہوئی۔ درج ذیل ہے +

| تعداد پیدائش | تعداد اموات |
| --- | --- |
| مسلمان ۳۰۔ ہندو ۴۸ | مسلمان ۲۶۔ ہندو ۱۴ |

ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں ۱۳ کم۔ ہفتہ گذشتہ سے اموات میں ۳ کم آجکل شہر میں بخار و کھانسی کی ازحد شکایت ہے۔ بارش کے نہونے کی وجہہ سے غلہ روبگرانی ہے +

پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وایلی کے اہتمام سے چھپا